82356-قماربازی کے اڈے پر لڑکی کی ملازمت کا حکم

سوال

میں تیئس برس کی جوان لڑکی ہوں اور مجھے قماری بازی کے اڈے اور ہال میں ملازمت کا موقع مل رہا ہے، یہاں ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے، ایسے اڈے اور ہال ہمارے ملک میں عام ہیں، کہ ہر بڑے ہوٹل میں ایک ایک ہال اس کام کے لیے ہوتا ہے جہاں ملازمین کو بہت زیادہ تنخواہ حاصل ہوتی ہے، اس ہال میں کئی طرح کے کام ہوتے ہیں :

1– استقبالیہ : یہاں قماربازی کے لیے آنے والے کا شناختی کارڈ لیا جاتا ہے، اور کچھ دوسری بکنگ کی جاتی ہے، اور ماہانہ حساب و کتاب کلوز کیا جاتا ہے.

2– کچھ دوسرے لوگ یہاں کمپنی کے حساب پر گاہکوں کو قماربازی کی تعلیم دیتے ہیں، اور کچھ افراد ان پر نگران بھی مقرر ہیں، اور کچھ ملازمین ہال میں گاہکوں کو کھانا پینا اور شراب بھی پیش کرتے ہیں، اور سیکورٹی ملازمین، اور صفائی اور گاہکوں کے ساتھ عام تعلقات والے لوگ بھی ہیں جو گاہک لاتے ہیں.

میں ان ملازمین کی ملازمت کا حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں، یہ خیال رہے کہ جس اقتصادی حالت میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں، اور اس کام میں مشغول نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی کثیر تعداد اور بہت زیادہ تنخواہ کو مد نظر رکھا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بلا شک و شبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے
شراب اور قماربازی کو حرام کیا اور اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ
شراب، جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی
عمل ہیں، تم اس سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ
شراب اور قماری بازی کے ذریعہ تمہارے مابین بغض و عداوت پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ
کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم اب بھی باز آجاؤ} المآئدۃ (90-91).

دوم :

جب اللہ سبحانہ وتعالی کوئی چيز حرام کرتے ہیں تواس فعل پر کسی بھی قسم کا تعاون کرنا بھی حرام کر دیتے ہیں، چاہے یہ تعاون کسی بھی طریقہ سے ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، اور برائی وگناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے} المائدۃ(2).

علماء شرح کے ہاں ایک قاعدہ اوراصول یہ ہے کہ :

"وسائل کے احکام مقاصد والے ہوتے ہیں"

توجو بھی کسی حرام کے وجود تک لے جائے، اوراس تک پہنچائے تووہ بھی حرام ہوگا.

سوم :

مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ جہاں اللہ کی معصیت ونافرمانی ہورہی ہووہ وہاں موجودرہے، الا یہ کہ وہ مضطر ہویا اس پر وہاں رہنے میں جبر کیا جائے، اور مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس برائی کو روکے اور اسے تبدیل کرے اور ختم کردے، اوراگر اس میں اس کی استطاعت نہیں توپھر وہاں نہ ٹھرے بلکہ وہاں سے نکل جائے.

تواصل میں مسلمان شخص کو معصیت و نافرمانی والی جگہوں پر ٹھرنا ہی نہیں چاہیے، بلکہ وہاں سے دور رہے، نہ کہ وہ اللہ کی معصیت ونافرمانی کرنے والوں کا تعاون اورمدد کرے، تواس طرح کی جگہ پر رہنا برائی کوروکنے کے حکم کے منافی ہے، اوراسی طرح مسلمان کوبرائی اور معصیت والی جگہ چھوڑنے کے حکم کے بھی منافی ہے.

.{اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم
پر اپنا یہ حکم نازل کرچکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے
ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ
بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت
انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے
والا ہے}.النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ تعالی :

.{تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ
بیٹھو جب تک وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں}.

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتیں.

.{یقیناً تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو
}. :

تو اس سے یہ علم ہوا کہ گناہ و معاصی
کے مرتکب افراد سے جب برائی ظاہر اور واضح ہو رہی ہو تو پھر ان سے اجتناب کرنا واجب
ہے، کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا تو وہ ان کے اس فعل پر راضی ہے، اور کفر پر
راضی ہونا بھی کفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقیناً تم اس وقت انہی جیسے ہو}.

تو جو شخص بھی ان کے ساتھ معصیت اور
گناہ کی مجلس میں بیٹھے اور وہ اس برائی سے انہیں منع نہ کرے تو گناہ میں وہ بھی ان
کے ساتھ برابر کا شریک ہے.

جب وہ معصیت کا ارتکاب کریں، اور
معصیت و نافرمانی کی بات کریں تو انہیں اس سے منع کرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہیں

منع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تاکہ وہ بھی اس آیت کے تحت انہی لوگوں میں شامل نہ ہو جائے.

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے بیان
کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو شراب نوشی کرتے ہوئے پکڑ لیا تو وہاں حاضرین میں سے ایک شخص کے متعلق انہیں کہا گیا کہ وہ تو روزہ سے تھا، تو عمر بن عبدالعزیز نے اسے بھی ادب سکھانے میں شامل کیا اور یہ آیت تلاوت کی :

.{تم بھی اس وقت انہی میں سے ہو}.

یعنی معصیت و نافرمانی پر راضی ہونا
بھی معصیت ہے" انتہی

دیکھیں : تفسیر القرطبی (418/5).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دل کے ساتھ برائی کا انکار کرنا ہر
ایک پر فرض ہے، اور وہ یہ ہے کہ برائی سے بغض رکھا جائے، اور اسے ناپسند کیا جائے، اور برائی کو ہاتھ اور زبان سے روک نہ سکنے اور عاجز ہونے کی صورت میں برائی کرنے والوں کو چھوڑ دیا جائے"

دیکھیں : الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ
النجدیۃ (142/16).

پھر ایسی جگہوں پر ملازمت کرنے والے
کے متعلق خدشہ ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہو جائیگا، اور اس کے دل سے غیرت ختم ہو جائیگی، اور ہو سکتا ہے شیطان اسے یہ معصیت و نافرمانی کرنے کی دعوت بھی دے اور وہ اس میں پڑ بھی جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم
نہ چلو، جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کی دعوت دیتا ہے}. النور (21).

چہارم :

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان
ہوا ہے اس کی بنا پر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اس ہال اور قمار بازی کے اڈے میں
ملازمت کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں معاون
ثابت ہوگا، اور اس برائی پر راضی ہو کر اس برائی سے راضی ہونے والے کے حکم میں
آئیگا.

اور یہ اس ہال میں کام کرنے والے ہر
شخص شامل ہے، چاہے وہ گاہکوں کے ساتھ قمار بازی کرتا ہو، یا انہیں قمار بازی کی
تعلیم دے رہا ہو یا ان کی سکیورٹی پر مامور ہو، یا ان کی خدمت کر رہا ہو، یا ان کا
استقبال کرنے کے لیے استقبالیہ میں بیٹھا ہو یا صفائی کر رہا ہو یا کوئی اور کام
کرے.

اور مسلمان شخص اس سے حاصل ہونے والی
پر کشش تنخواہ اور مال سے دھوکہ مت کھائے، کیونکہ روز قیامت اس سے مال کے مطابق
پوچھا جائیگا کہ اس نے وہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا ؟.

اور پھر مسلمان کے لیے تو سب سے
قیمتی چیز اس کا دین ہے، اس لیے اس کے لیے اپنے دین کی حفاظت کرنا واجب ہے، اور وہ
ایسے لوگوں میں سے نہ بن جائے جنہوں نے اپنا دین دنیا کے حقیر مال کی عوض میں فروخت
کر دیا جو کہ عنقریب ختم ہونے والا ہے.

اے سوال کرنے والی بہن اس طرح کے
اڈوں اور ہال میں ملازمت کرنے کی حرمت کا حکم تو آپ کے لیے اور بھی زیادہ شدید حرمت
کا باعث ہے، کیا آپ کو علم ہے کہ ایسا کیوں ؟

اس لیے کہ آپ عورت ہیں!!! اور آپ میں
تحمل و برداشت کی قوت مرد سے کم ہے، اور فاسد اور خراب لوگوں کی طمع آپ میں زیادہ
ہے، اگر اس طرح کے منحرف اور غلط قسم کے فسادی لوگوں کے درمیان ان اڈوں اور ہالوں
میں ایک نوجوان لڑکی اپنے آپ کو گھرے ہوئے پائے جہاں شراب نوشی اور نشہ و شہوت کے
دور چلتے ہیں تو پھر ؟؟؟

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن سے
التماس اور گزارش کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ وہ شریعت اور عقل کی دعوت پر لبیک
کہتے ہوئے ان جگہوں کے قریب تک بھی نہ جائے، تا کہ آپ اپنی سب سے قیمتی متاع عزت کی
حفاظت کر سکیں.

اور آپ اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان
یاد رکھیں :

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی
بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ
تعالی پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا
کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے
}الطلاق (2-3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جو کوئی بھی اللہ کے لیے کوئی چیز
ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح
قرار دیا ہے.

اور آپ یہ مت بھولیں کہ کوئی بھی جان
اس وقت تک نہیں مرےگی جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، چاہے جلدي یا دیر میں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس
ملازمت کو ترک کرنے میں آپ کی مدد فرمائے، اور آپ اسے راضی و خوشی دل کے ساتھ اسے
ترک کریں، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے، اور آپ کے لیے اپنی جود و سخا کے
خزانے کھول دے، اور نہ ختم ہونے والی عطا کا دروازہ کھول دے، اور ہمیں اور آپ کو
اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے غنی کر دے، اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ دوسروں
سے غنی کر دے.

واللہ اعلم.